accountabilitylab
PAKISTAN

کنٹری انالیسیس رپورٹ 2022

شمارہ نمبر 9

accountabilitylab.org

تمہید

سال 2022 میں پاکستان کو سیاسی عدم استحکام، معاشی تنزلی اور سماجی اور انسانی حقوق کے مسائل میں اضافے سمیت اہم چیلنجز کا سامنا کرنا پڑا۔ اس کے علاوہ پاکستان کے اپنے پڑوسیوں اور دیگر بین الاقوامی سٹیک ہولڈرز کے ساتھ پیچیدہ اور بعض اوقات کشیدہ تعلقات رہے۔ اس رپورٹ کا مقصد سال 2022 کے لیے پاکستان میں سیاسی، امن وامان، اقتصادی، سماجی، انسانی حقوق اور خارجہ تعلقات کی صورتحال کا ایک جامع جائزہ فراہم کرنا ہے۔ اس رپورٹ میں 2022 میں ملک میں ہونے والی اہم پیش رفتوں اور درپیش چیلنجز سمیت مستقبل کے مواقع اور خطرات کا جائزہ لیا گیا ہے۔ 2022 کی رپورٹ میں اس تجزیے کے ذریعے ریاست پاکستان کے سال بھر کے امور اور مستقبل کے امکانات پر روشنی ڈالنے کی کوشش کی گئی ہے۔

سیاسی صورتحال

عمران خان پاکستان کے وزیر اعظم کے عہدے سے معزول

2022 میں پاکستان کی تاریخ میں یہ پہلا موقع تھا کہ کسی منتخب وزیر اعظم کو تحریک عدم اعتماد کے ذریعے پارلیمنٹ سے باہر کیا گیا۔ عدم اعتماد کی تحریک پاکستان کی متحدہ اپوزیشن کی بڑی سیاسی جماعتوں جن میں پاکستان مسلم لیگ نواز (پی ایم ایل این)، پاکستان پیپلز پارٹی (پی پی پی) اور جمعیت علمائے اسلام (جے یو آئی ایف) سمیت دیگر جماعتیں شامل تھیں نے چیئرمین پاکستان تحریک انصاف عمران خان کو وزارتِ عُظمیٰ کے عہدے سے ہٹانے کے لیے پیش کی تھی۔ سابق وزیر اعظم نے "حکومت کی تبدیلی کی سازش" اور تحریک عدم اعتماد کی کامیابی کے لیے بائیڈن انتظامیہ کو ذمہ دار ٹھہرایا۔

بائیڈن انتظامیہ نے اس عمل میں اپنے کسی بھی کردار سے انکار کیا۔ مبینہ سازش کے ثبوت "سائفر" کے مواد کی جانچ پڑتال کے بعد قومی سلامتی کمیٹی (این ایس سی) نے اپنے گزشتہ اجلاس کے فیصلے کی توثیق کی کہ انہوں نے تفتیش مکمل کرلی ہے اور کسی سازش کا کوئی ثبوت نہیں ملا۔

پاکستان کی تاریخ میں یہ پہلا موقع تھا کہ کسی منتخب وزیر اعظم کو تحریک عدم اعتماد کے ذریعے پارلیمنٹ سے باہر ک

سیاسی جماعتیں اقتدار کی کشمکش میں الجھی رہیں

جولائی میں، صوبہ پنجاب دو سب سے بڑی جماعتوں اور ان کے اتحادیوں کے درمیان اقتدار کی کشمکش میں پھنسا رہا۔ پاکستان کا دل سمجھے جانے والے صوبے پنجاب میں اپریل میں وزیر اعظم شہباز شریف کے بیٹے حمزہ شہباز کو وزیر اعلیٰ منتخب کروانے کے لیے عمران خان کی تحریک انصاف کے منحرف ہونے والے اراکین کی عدالتی حکم پر خالی قرار دی گئی نشستوں پر ضمنی انتخابات منعقد ہوئے۔ 17 جولائی کو ہونے والے ضمنی انتخابات میں پی ٹی آئی نے 15 نشستوں پر فیصلہ کن کامیابی حاصل کرکے اپنے مخالفین کو حیران کر دیا جبکہ پاکستان مسلم لیگ نواز (پی ایم ایل این) جو پنجاب کو اپنا سیاسی قلعہ سمجھتی ہے، ضمنی انتخابات کی اس دوڑ میں چار نشستوں پر فتح کے ساتھ دوسرے نمبر پر رہی۔

ضمنی انتخابات کے بعد، 30 جون کے لاہور ہائی کورٹ کے احکامات کی روشنی میں وزیر اعلیٰ پنجاب کے لیے انتخابات 22 جولائی کو ہوئے۔ مزید 15 نشستوں کے ساتھ، پی ٹی آئی اور اس کی اتحادی جماعت پاکستان مسلم لیگ (ق) نے مسلم لیگ ن اور اس کے اتحادیوں کی 179 کے مقابلے میں 186 نشستوں کے ساتھ صوبائی اسمبلی میں اکثریت حاصل کی۔ تاہم پی ٹی آئی کے امیدوار کی واضح اکثریت کے باوجود ڈپٹی سپیکر نے متنازعہ طور پر مسلم لیگ ن اور اس کے اتحادیوں کے امیدوار کو صوبے کے وزیر اعلیٰ کے طور پر کامیاب قرار دیا۔ پی ٹی آئی اور مسلم لیگ (ق) نے ڈپٹی سپیکر کا فیصلہ سپریم کورٹ میں چیلنج کر دیا۔ بالآخر سپریم کورٹ نے ڈپٹی سپیکر کے غیر قانونی فیصلے کو مسترد کرتے ہوئے پرویز الٰہی کو وزیر اعلیٰ پنجاب قرار دے دیا۔
ہونے کے ساتھ ساتھ ملک کا سیاسی مرکز بھی ہے۔

اپنجاب میں پی ٹی آئی کی جیت بہت اہم ہے کیونکہ پنجاب آبادی کے لحاظ سے سب سے بڑا صوبہ ہونے کے ساتھ ساتھ ملک کا سیاسی مرکز بھی ہے۔ گست کا مہینہ پاکستان کے قیام کی ڈائمنڈ جوبلی (77واں) یوم آزادی تھا تاہم ملک کے سیاسی اور معاشی مسائل ختم نہ ہوسکے۔ اگست میں پاکستان تحریک انصاف کے چیئرمین عمران خان نے آنے والے ضمنی انتخابات میں قومی اسمبلی کے 9 حلقوں سے انتخاب لڑنے کا حیران کن اعلان کیا جس کی پاکستان کی انتخابی تاریخ میں نظیر نہیں ملتی تاہم اسی ماہ میں تحریک انصاف ایک 8 سال پرانے غیر ملکی فنڈنگ کی تحقیقات کے مقدمے میں الجھی رہی۔ الیکشن کمیشن آف پاکستان نے متفقہ طور پر فیصلہ دیا کہ پی ٹی آئی نے غیر قانونی رقم وصول کی ہے۔ حزبِ اختلاف کے رہنما عمران خان کے خلاف اسلام آباد میں اپنے ہزاروں حامیوں سے خطاب کے بعد انسداد دہشت گردی ایکٹ کے سیکشن 7 کے تحت مقدمہ قائم کیا گیا۔ ایف آئی آر کے مطابق عمران خان نے پولیس کے اعلیٰ حکام اور ایک معزز خاتون سیشن جج کو ڈرایا اور دھمکیاں دیں۔

سیلاب کے بحران کے باوجود حکومت اور اپوزیشن اقتدار کی رسہ کشی میں الجھے رہے۔ تجزیہ کاروں کا خیال ہے کہ ملک کی بڑی سیاسی جماعتوں نے پاکستانی عوام پر پڑنے والی افتاد کو نظر انداز کرتے ہوئے خود کو طاقت کے حصول کی جدوجہد میں مصروف رکھا۔

عمران خان کی نااہلی

ایک اہم سیاسی پیش رفت اس وقت سامنے آئی جب الیکشن کمیشن آف پاکستان نے عمران خان کو توشہ خانہ کے مقدمے میں جھوٹے بیانات، اکاؤنٹس کی غلط تفصیلات دینے اور "بدعنوانی کا مرتکب' ہونے پر نااہل قرار دے دیا۔ مبینہ طور پر خان نے غیر قانونی طور پر سرکاری تحائف فروخت کیے اور اثاثے چھپائے۔ یہ پی ٹی آئی کے لیے بہت بڑا دھچکا تھا کیونکہ نااہلی نے عمران خان کو عوامی عہدہ رکھنے سے روک دیا۔ پاکستان تحریک انصاف (پی ٹی آئی) نے فوری طور پر ای سی پی کے فیصلے کو جانبدارانہ قرار دیتے ہوئے مسترد کر دیا۔ خان نے اگلے ہی دن اسلام آباد ہائی کورٹ میں ایک درخواست کے ساتھ اس فیصلے کو چیلنج کر دیا۔ اسی دوران توشہ خانہ ریفرنس کیس میں مبینہ خریدار عمر فاروق ظہور بھی منظر عام پر آگیا۔ عمر نے دعویٰ کیا کہ ایک گھڑی انہیں سابق وزیراعظم عمران خان کی فیملی فرینڈ فرح شہزادی نے 20 لاکھ ڈالر میں فروخت کی تھی۔ 2019 میں مبینہ فروخت کے وقت گھڑی کی اصل قیمت تقریباً 280 ملین روپے تھی۔ قومی احتساب بیورو نیب نے بیان جاری کیا کہ وہ گواہی کے لیے خریدار (عمر فاروق ظہور) کو طلب کرے گا۔

الیکشن کمیشن آف پاکستان نے عمران خان کو توشہ خانہ کے مقدمے میں جھوٹے بیانات، اکاؤنٹس کی غلط تفصیلات دینے اور "بدعنوانی کا مرتکب' ہونے پر نااہل قرار دے دیا۔

کینیا میں پاکستانی صحافی کا قتل

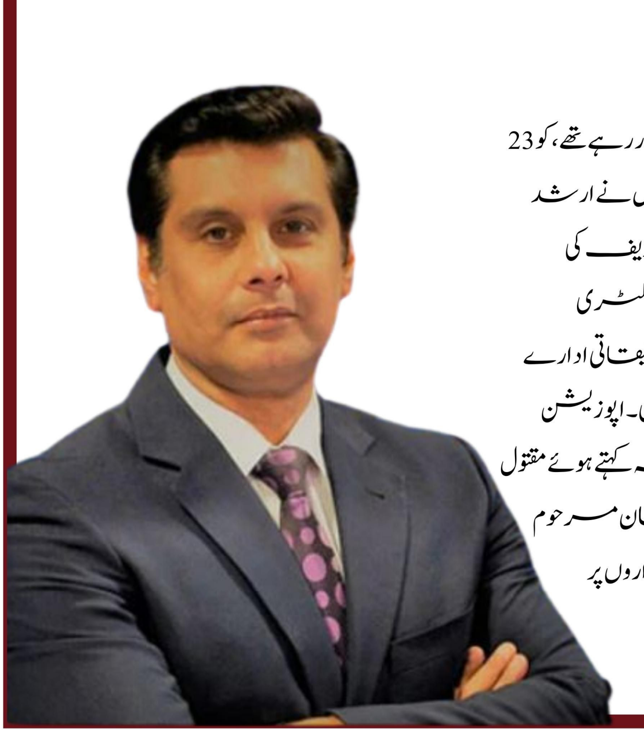

پاکستان کے سینئر صحافی ارشد شریف جو خود ساختہ جلاوطنی کی زندگی گزار رہے تھے، کو 23 اکتوبر کو نیروبی، کینیا میں مبینہ طور پر پولیس نے گولی مار کر قتل کر دیا۔ کینیا کی پولیس نے ارشد شریف کے قتل کو "غلط شناخت" کا ایک کیس قرار دیا۔ ارشد شریف کی المناک موت نے بہت سے سوالات کو جنم دیا کیونکہ وہ موجودہ حکومت اور ملٹری اسٹیبلشمنٹ پر تنقید کرتے تھے۔ وزیر داخلہ نے واقعے کی تحقیقات کے لیے وفاقی تحقیقاتی ادارے ایف آئی اے اور انٹیلیجنس بیورو (آئی بی) کے نمائندوں پر مشتمل ایک ٹیم تشکیل دی۔ اپوزیشن لیڈر عمران خان نے ارشد شریف کے قتل کو "ٹارگٹ کلنگ" کا نتیجہ کہتے ہوئے مقتول صحافی کو "شہید" قرار دیا۔ وزیراعظم شہباز شریف نے کہا کہ عمران خان مرحوم صحافی کی موت کو اپنی "چھوٹی سیاست" کے لیے استعمال کر رہے ہیں اور "ریاستی اداروں پر الزامات لگا رہے ہیں"۔

اپنی نوعیت کی پہلی پریس کانفرنس

27 اکتوبر 2022 کو پاکستان کے طاقتور خفیہ ادارے انٹر سروسز انٹیلی جنس (آئی ایس آئی) کے ڈائریکٹر جنرل لیفٹیننٹ جنرل ندیم انجم نے ڈائریکٹر جنرل آئی ایس پی آر کے ہمراہ اپنی نوعیت کی پہلی پریس کانفرنس سے خطاب کیا۔ ڈائریکٹر جنرلز نے اشارہ کیا کہ سابق وزیر اعظم عمران خان کی طرف سے سائفر کے گرد بنایا گیا بیانیہ حقیقت سے دور ہے اور صحافی ارشد شریف کو بھی عمران خان نے وہی "پروپیگنڈا" پڑھایا۔ ان کا یہ بھی کہنا تھا کہ مقتول صحافی ارشد شریف کو پاکستان میں نہ کسی خطرے کا سامنا تھا اور نہ ہی انہیں ملک چھوڑنے پر مجبور کیا گیا۔ فوجی عہدیداروں کی جانب سے یہ بھی انکشاف کیا گیا کہ چیف آف آرمی سٹاف جنرل قمر جاوید باجوہ کو سابق وزیر اعظم عمران خان کی جانب سے مارچ 2022 میں اپنی حکومت کو بچانے کے لیے توسیع کی "منافع بخش" پیشکش کی گئی تھی تاہم سابق آرمی چیف جنرل نے اس پیشکش کو ٹھکرا دیا۔

سابق وزیر اعظم عمران خان کی طرف سے سائفر کے گرد بنایا گیا بیانیہ حقیقت سے دور ہے اور صحافی ارشد شریف کو بھی عمران خان نے وہی "پروپیگنڈا" پڑھایا۔

چیف آف آرمی سٹاف کی تقرری

نومبر 2022 میں، پاکستان میں بری فوج کے سربراہ کے تقرر کے معاملے پر شدید سیاسی تقسیم نظر آئی۔ ملک کی تمام بڑی سیاسی جماعتوں نے پاک فوج کے سربراہ کی تقرری کے گرد اپنا بیانیہ بنایا۔ سابق آرمی چیف جنرل قمر جاوید باجوہ چھ سال تک ادارے کی سربراہی کے بعد 29 نومبر کو اپنے عہدے سے ریٹائر ہو گئے۔ صدر مملکت عارف علوی نے جنرل باجوہ کے جانشین کے طور پر لیفٹیننٹ جنرل عاصم منیر جبکہ لیفٹیننٹ جنرل شمشاد مرزا کی جوائنٹ چیفس آف اسٹاف کمیٹی کے چیئرمین کی تقرری کی سمری پر دستخط کیے۔ اسی تاریخ کو سبکدوش ہونے والے جنرل قمر باجوہ نے کمان جنرل عاصم منیر کے حوالے کر دی۔

جنرل عاصم منیر پاکستان کے 17ویں آرمی چیف کے طور پر خدمات انجام دے رہے ہیں۔ جنرل باجوہ کے ممکنہ جانشین کے طور پر جن چھ جرنیلوں کا نام لیا گیا ان میں سے ایک لیفٹیننٹ جنرل فیض حمید نے جنرل عاصم منیر کے پاک فوج کا چارج سنبھالنے سے ہی پہلے قبل از وقت ریٹائرمنٹ لے لی۔

عمران خان پر قاتلانہ حملہ

3 نومبر کو سابق وزیر اعظم عمران خان وزیر آباد شہر میں حقیقی آزادی مارچ کی قیادت کے دوران کیے گئے ایک قاتلانہ حملے میں بال بال بچ گئے۔ حملے میں 14 پی ٹی آئی رہنما اور سیاسی کارکنوں کے علاوہ عمران خان بھی کئی گولیاں لگنے سے زخمی ہوئے۔ مشتبہ حملہ آور موقع پر پکڑا گیا جس نے پنجاب پولیس کی جانب سے جاری کی گئی ایک ویڈیو میں حملے کی ذمہ داری قبول کی۔ اگرچہ حملہ آور نے حملے کے پیچھے اپنے ذاتی محرکات کا دعویٰ کیا تاہم عمران خان نے کہا کہ وہ حملے کے بارے میں پہلے سے جانتے تھے انہوں نے وزیر اعظم شہباز شریف سمیت حکومت اور فوج کے تین اعلیٰ عہدیداروں کو حملے کا ذمہ دار قرار دیتے ہوئے ان کی برطرفی کا مطالبہ کیا۔ عمران خان پر حملے کے نتیجے میں ملک بھر میں بڑے پیمانے پر احتجاجی مظاہرے ہوئے جن میں ملک کے مقبول ترین لیڈروں میں سے ایک پر حملے کی مذمت کی گئی۔

معزول وزیر اعظم عمران خان دوبارہ شروع ہونے والے حقیقی آزادی مارچ میں 26 نومبر کو عوام کے سامنے آئے اور انہوں نے اعلان کیا کہ مارچ

> عمران خان نے کہا کہ وہ حملے کے بارے میں پہلے سے جانتے تھے انہوں نے وزیراعظم شہباز شریف سمیت حکومت اور فوج کے تین اعلیٰ عہدیداروں کو حملے کا ذمہ دار قرار دیتے ہوئے ان کی برطرفی کا مطالبہ کیا۔

اسلام آباد کی طرف نہیں بڑھے گا اور اس کے بجائے پی ٹی آئی خیبر پختونخوا اور پنجاب کی صوبائی اسمبلیاں چھوڑ رہی ہے۔ ان افواہوں کے بعد کہ وزیراعلیٰ پنجاب چوہدری پرویز الٰہی اسمبلی تحلیل نہیں کریں گے، پرویز الٰہی نے اعلان کیا کہ اگر عمران خان نے اسمبلیاں تحلیل کرنے کا کہا تو وہ اس پر عملدرآمد میں ایک منٹ کی بھی تاخیر نہیں کریں گے۔

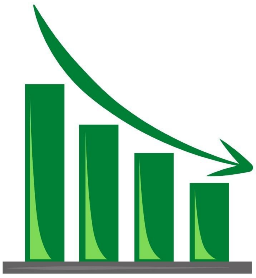

سماجی شعبے کے اشاریے اور پیش رفت

جائزہ

2022 میں، ملک کو بلند افراط زر، مالیاتی خسارے اور کرنٹ اکاؤنٹ خسارے سمیت مختلف اقتصادی چیلنجز کا سامنا کرنا پڑا۔ حکومت نے ان مسائل کے حل کے لیے کئی اصلاحات کیں تاہم صورت حال مایوس کن رہی۔

پاکستان کا وفاقی بجٹ برائے 2022-2023

10 جون کو وزیر خزانہ مفتاح اسماعیل نے مالی سال 2022-2023 کے لیے 9.5 کھرب (47 ارب ڈالر) کا بجٹ پیش کیا جس کا اقتصادی ہدف گزشتہ مالی سال کے 5.9 فیصد سے کم یعنی 5 فیصد رکھا گیا۔ اس کے ساتھ ہی حکومت نے عالمی مالیاتی ادارے آئی ایم ایف کی شرائط پوری کرنے کے لیے ایندھن اور توانائی کی مصنوعات پر سبسڈی ختم کر دی تاکہ 6 ارب ڈالر کا بیل آؤٹ پیکج حاصل کیا جاسکے یہ 39 ماہ کا پروگرام ہے جو آئی ایم ایف کے مالی سال کے استحکام کے بارے میں خدشات کے باعث کئی ماہ سے تعطل کا شکار تھا۔ 2022-2023 کے بجٹ میں، تقریباً 40 فیصد فنڈز قرضوں کی ادائیگی کے لیے رکھے گئے جن کا 2022 کے بجٹ میں تخمینہ 23 ارب ڈالر لگایا گیا تھا۔ وفاقی حکومت نے صحت کا بجٹ کم کر کے صرف 24 ارب روپے اور اعلیٰ تعلیم کے پروگراموں کے لیے 64 ارب روپے مختص کیے ہیں۔ وزیراعظم شہباز شریف نے تیل، کھاد، سٹیل، چینی، آٹوموبائل اور ٹیکسٹائل سمیت لارج سکیل مینوفیکچررز پر سپر ٹیکس لگانے کا اعلان کیا جو مزید مہنگائی کا سبب بنا اور اس سے لوگوں کی قوت خرید کم ہوئی۔

پاکستان کی کمزور شرح نمو کی ایک جھلک

پاکستان کے یوم آزادی کے موقع پر وزارت خزانہ نے اگست کے مہینے کی "اپ ڈیٹ اینڈ آؤٹ لک" رپورٹ جاری کی جس میں خبردار کیا گیا کہ ملک کے معاشی حالات عالمی اور مقامی غیر یقینی صورتحال کا سامنا کر رہے ہیں۔ رپورٹ میں ملک کے 75 سالہ اقتصادی سفر کی ایک جھلک بھی دی گئی ہے جس میں کمزور معاشی شرح نمو کو نمایاں کیا گیا ہے کہ کس طرح 1950 میں 3 ارب ڈالر سے شروع ہونے والی معیشت آج 383 ارب ڈالر کے حجم کے ساتھ دنیا کی 24ویں بڑی معیشت بن چکی ہے۔ اگرچہ یہ حقائق غیر متنازعہ ہیں، لیکن یہ بھی سچ ہے کہ پاکستان کی معیشت کو مسلسل کئی چیلنجز کا سامنا ہے جیسا کہ آسمان کو چھوتی مہنگائی جو براہ راست شہریوں کی سماجی و اقتصادی ضروریات کو متاثر کرتی ہے۔

امریکی جریدے فنانشل پوسٹ کے مطابق اشیائے ضروریہ کی بڑھتی ہوئی قیمتوں اور قرضوں کے سخت حالات کے ساتھ ساتھ سیاسی غیر یقینی صورتحال کی وجہ سے غیر ملکی سرمایہ کاروں کا پاکستان پر اعتماد ختم ہو رہا ہے۔

پاکستانی معیشت پر سیلاب کے اثرات

سیلاب نے پاکستان کی معاشی مشکلات میں اضافہ کیا۔ ملک پہلے ہی شدید معاشی بحران سے دوچار تھا اور سیلاب نے اس تباہی کو مزید بڑھا دیا۔ زرعی شعبہ سیلاب سے ہونے والی تباہی سے براہ راست متاثر ہونے والے شعبوں میں شامل ہے اور اس کی وجہ سے پاکستان کی معیشت کو قابلِ ذکر نقصان اٹھانا پڑا۔ زراعت پاکستان کی جی ڈی پی کا چوتھا بڑا حصہ ہے اور ملک کے 40 فیصد عوام کا روزگار اس شعبے سے وابستہ ہے۔ پاکستان کی معیشت کا ایک چوتھائی حصہ ہونے کے ناطے یہ اندازہ لگایا گیا تھا کہ سیلاب کی وجہ سے زرعی شعبے سے ملکی معیشت کو ہونے والے نقصان کی مالیت 40 ارب ڈالر ہے۔

> سیلاب کی وجہ سے زرعی شعبے سے ملکی معیشت کو ہونے والے نقصان کی مالیت 40 ارب ڈالر ہے۔

اسی طرح پاکستان جو دنیا کا چوتھا سب سے بڑا چاول برآمد کرنے والا ملک ہے اس کی چاول کی فصل کا 15 فیصد حصہ سیلاب کی نذر ہو گیا۔ سیلاب کی وجہ سے ملک میں سبزیوں کی قیمت میں تیزی سے اضافہ ہوا۔ سیلاب سے پل اور سڑکیں تباہ ہونے کی وجہ سے بیشتر علاقے باقی ملک سے منقطع ہو گئے اور کھانے پینے کی اشیاء کی ترسیل بھی متاثر ہوئی۔

پاکستان نے معاشی بحران کے درمیان نیا وزیر خزانہ مقرر کر دیا

25 ستمبر کو ایک بڑی پیش رفت میں اس وقت سامنے آئی جب ملک میں جاری معاشی غیر یقینی جس میں سیلاب کی وجہ سے اضافہ ہوا کے درمیان پاکستان کے وزیر خزانہ مفتاح اسماعیل نے اپنے عہدے سے استعفیٰ دے دیا۔ مفتاح کے اعلان کے بعد 26 ستمبر کو سابق وزیر خزانہ اسحاق ڈار وزیر اعظم شہباز شریف کے ساتھ خصوصی پرواز کے ذریعے لندن سے واپس پاکستان پہنچ گئے۔ اسحاق ڈار نے ملک کو معاشی بحران سے نکالنے کے عزم کے ساتھ وزیر خزانہ کا عہدہ سنبھال لیا۔ وطن واپسی کے بعد میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے اسحاق ڈار نے کہا کہ انہیں وزیر اعظم شہباز شریف نے وزیر خزانہ کی ذمہ داریاں قبول کرنے کا کہا تھا۔

پاکستان کو ایف اے ٹی ایف کی گرے لسٹ سے نکال دیا گیا

اکتوبر 2022 میں ایک اہم پیش رفت میں، فنانشل ایکشن ٹاسک فورس نے منی لانڈرنگ اور دہشت گردی کی مالی معاونت کے لیے بڑھتی ہوئی نگرانی والے ممالک کی فہرست "گرے لسٹ" سے چار سال بعد پاکستان کا نام ہٹا دیا۔ یہ پیشرفت ایسے وقت میں ہوئی جب نازک معاشی صورتحال کے باعث عالمی منڈی میں پاکستان کی پوزیشن میں تنزلی ہو رہی تھی۔

سٹیٹ بینک آف پاکستان نے 2023 کے لیے شرح سود میں اضافہ کر دیا

نومبر میں، ایک غیر متوقع اقدام کے طور پر اسٹیٹ بینک آف پاکستان نے سال 2023 کے لیے شرح سود میں اضافہ کر کے ہدف کی شرح 16 فیصد کر دی۔ یہ اقدام اسٹیٹ بینک کی ملک میں توقع سے زیادہ افراطِ زر پر قابو پانے کی کوششوں کا حصہ تھا۔ ایک پالیسی ریسرچ گروپ پی او آر جی کی رپورٹ کے مطابق پاکستان کی معیشت زوال پذیر ہے اور حکومت گرتی ہوئی شرح نمو کو بچانے میں ناکام رہی ہے۔ نہ تو قرض دہندگان اور نہ ہی مارکیٹ اس رجحان سے مطمئن ہیں اور ملک کے معاشی اشاریے خطرناک رجحان دکھا رہے ہیں۔

دسمبر کے آخری ہفتے میں غیر ملکی ذخائر آٹھ سال کی کم ترین سطح پر آ گئے

دسمبر کے آخری ہفتے میں اسٹیٹ بینک آف پاکستان (ایس بی پی) کے پاس زرمبادلہ کے ذخائر 294 ملین ڈالر کم ہو کر آٹھ سال کی کم ترین سطح 5 اعشاریہ 8 ارب ڈالر رہ گئے۔ اس سے ایک تشویشناک صورتحال پیدا ہوئی کیونکہ پاکستان نے سال 2023 کے دوران غیر ملکی قرض دہندگان کو 33 ارب ڈالر کا قرضہ واپس کرنا ہے۔

سیاسی غیر یقینی صورتحال پاکستان کی معاشی سست روی کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔ ایک مصری مالیاتی ادارے ای ایف جی ہرمز کے مطابق پاکستان کی جی ڈی پی کی شرح نمو میں نمایاں طور کمی کے بعد یہ 2.1 فیصد رہنے کی توقع ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ "موجودہ مالی سال کے بعد ترقی کا دارومدار بنیادی طور پر مستقبل کی سیاسی پیشرفت پر منحصر ہے۔

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ پاکستان کا میکرو اکنامک آؤٹ لک اسلام آباد میں سیاسی غیر یقینی صورتحال کا یرغمال بنا ہوا ہے۔

امن و امان اور قانون کی حکمرانی

جائزہ

سال 2022 میں مغربی سرحد، خیبر پختونخوا (کے پی) اور بلوچستان دہشت گردی کی حالیہ لہر سے شدید متاثر ہوئے ہیں۔ افغانستان میں حکومت کی تبدیلی کے بعد کالعدم گروہوں نے زور پکڑا۔ یقینی طور پر، دہشت گردی میں حالیہ اضافہ افغان طالبان کی دہشت گرد گروہوں کی عالمی سرپرستی میں مضمر ہے۔ پاکستان انسٹی ٹیوٹ آف پیس اسٹڈیز کی ایک رپورٹ کے مطابق طالبان کے اقتدار پر قبضے کے بعد سے پاکستان میں دہشت گردی کی کارروائیوں میں 51 فیصد اضافہ دیکھا گیا۔

اس سال پاکستان نے تحریک طالبان ، بلوچ لبریشن آرمی اور اسلامک اسٹیٹ صوبہ خراسان سمیت مختلف گروہوں کی طرف سے شدت پسندی، عسکریت پسندانہ سرگرمیوں اور سرحدی جھڑپوں کا سامنا کیا۔

تحریک طالبان پاکستان کا دوبارہ فعال ہونا: چیلنجز اور اثرات

مئی 2022 میں پاکستانی حکومت افغانستان میں طالبان حکومت کی ثالثی کے ساتھ کالعدم تحریک طالبان پاکستان (ٹی ٹی پی) کے ساتھ امن مذاکرات میں مصروف تھی۔ نیکٹا نے سینیٹ کی قائمہ کمیٹی برائے داخلہ کو بتایا کہ امن مذاکرات سے طالبان کے حوصلے بلند ہوئے ہیں۔ وہ پچھلے کچھ مہینوں سے پاکستان میں کافی کامیابیاں حاصل کر رہے ہیں جبکہ طالبان کے مطالبات جن میں شرعی قانون کے نفاذ اور سابقہ قبائلی اضلاع کے صوبہ خیبر پختونخوا میں انضمام کو منسوخ کرنے پر سخت موقف کے پیش نظر مذاکرات میں کامیابی کے بہت کم آثار نظر آرہے تھے ایسے میں تحریک طالبان پاکستان نے نومبر میں پاکستانی حکومت کے ساتھ غیر معینہ جنگ بندی کا خاتمہ کرنے کا اعلان کردیا۔ اگرچہ باغی گروپ نے پاکستانی فوج پر گروپ کے ارکان کے خلاف حملے کرکے امن کے عمل کو 'سبوتاژ کرنے' کا الزام عائد کیا تاہم ٹی ٹی پی نے ملک کے مختلف حصوں میں سیکیورٹی فورسز پر کچھ مہلک ترین حملے کیے اور وہ اسلام آباد کی مخلوط حکومت کے لیے ایک اہم چیلنج بن کر ابھری۔

خیبر پختونخوا پولیس کی سالانہ رپورٹ کے مطابق 2022 کے دوران کے پی پولیس کے 118 اہلکار شہید اور 117 زخمی ہوئے۔

خیبر پختونخوا پولیس کی سالانہ رپورٹ کے مطابق 2022 کے دوران کے پی پولیس کے 118 اہلکار شہید اور 117 زخمی ہوئے۔ دسمبر کا مہینہ 2022 کا مہلک ترین مہینہ تھا۔ دسمبر میں ٹی ٹی پی نے اسلام آباد میں ایک خودکش حملے کے ذریعے ملک کے دارالحکومت میں اپنی موجودگی کا احساس دلایا۔ آٹھ سال کے طویل وقفے کے بعد دارالحکومت میں یہ پہلا حملہ تھا جو خبروں کی زینت بنا۔ تحریک طالبان پاکستان کے 33 زیر حراست عسکریت پسندوں نے اُس وقت انسدادِ دہشت گردی مرکز بنوں کو محاصرے میں لے لیا جب ایک عسکریت پسند نے گارڈ کی بندوق چھین لی۔ فوج کے اسپیشل سروس گروپ یونٹ نے 40 گھنٹے کی بات چیت کے بعد اس مرکز میں آپریشن کیا۔ 18 اور 19 دسمبر کو ٹی ٹی پی نے لکی مروت اور جنوبی وزیرستان کے تھانوں پر بھی چھاپے مارے اور پولیس اہلکاروں کو سخت دھمکیوں کے بعد تمام ہتھیار ساتھ لے گئے۔

خوف کی مثلث۔ تحریکِ طالبان پاکستان (ٹی ٹی پی)، بلوچ لبریشن آرمی (بی ایل اے)، دولتِ اسلامیہ خراسان صوبہ (آئی ایس کے پی)

تحریکِ طالبان اور بلوچ باغی گروپوں، جو ٹی ٹی پی کے الائنس میں شامل ہوئے ہیں، کے درمیان گٹھ جوڑ ریاست کے لیے ایک اور بڑا خطرہ ہے۔ یہ اتحاد کے پی اور خاص طور پر بلوچستان کو جنگی علاقے میں تبدیل کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے جس سے باغی گروہوں کو خاموش کرنے کی حکومت کی ماضی کی تمام کامیابیاں مکمل طور پر ضائع ہوجائیں گی۔ جولائی 2022 سے اب تک کل 22 گروپ اس کالعدم تنظیم کے الائنس میں شامل ہوچکے ہیں۔

بلوچ لبریشن آرمی (بی ایل اے)

بلوچ لبریشن آرمی (بی ایل اے)، ایک بلوچ نسل پرست عسکریت پسند گروہ ہے جو ملک بھر میں کبھی کبھار حملے کرتا رہتا ہے۔ یہ باغی گروہ چین پاکستان اقتصادی راہداری (سی پیک) کے تاریخ ساز منصوبے کو، جو بلوچستان اور سنکیانگ صوبے کو گوادر پورٹ سے جوڑتا ہے، کو ایک "سامراجی" منصوبہ سمجھتا ہے۔ اپریل کے مہینے میں گروپ نے کراچی یونیورسٹی کے کنفیوشس انسٹی ٹیوٹ کے قریب چینی ماہرین تعلیم کو لے جانے والی وین پر حملہ کیا۔

اس گروپ نے اس حملے کی ذمہ داری قبول کی تھی جبکہ یہی گروہ بلوچستان کے علاقے کیچ میں ایک چیک پوسٹ پر حملے میں بھی ملوث تھا جس میں دس فوجی جاں بحق ہوئے تھے۔ اس باغی گروہ کی کارروائیوں میں تیزی آئی ہے اور اس گٹھ جوڑ کے نتیجے میں ملک میں مزید بدامنی پھیل سکتی ہے جو پہلے ہی سیاسی اور معاشی بحرانوں سے دوچار ہے۔

دولتِ اسلامیہ خراسان صوبہ (آئی ایس کے پی)

2 دسمبر کو کابل میں پاکستان کے ناظم الامور عبید الرحمان نظامانی کابل شہر میں قاتلانہ حملے میں محفوظ رہے۔ پاکستان کے دفتر خارجہ کے مطابق سفارت کار کو معمولی چوٹیں آئیں تاہم ان کا سیکیورٹی گارڈ شدید زخمی ہوا۔ پاکستان کے سفارت خانے پر حملے کی ذمہ داری دولت اسلامیہ خراسان صوبہ (آئی ایس کے پی) نے قبول کی تھی۔

رپورٹ کے مطابق 2022 میں 282 سیکیورٹی اہلکار اپنی جانوں سے ہاتھ دھو بیٹھے۔
2022 میں کل 376 حملے ہوئے

سینٹر فار ریسرچ اینڈ سیکیورٹی اسٹڈیز (سی آر ایس سی) کی ایک رپورٹ کے مطابق، پاکستان کو ممکنہ طور پر سال 2023 میں زیادہ پُرتشدد کاروائیوں کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ رپورٹ کے مطابق 2022 میں 282 سیکیورٹی اہلکار اپنی جانوں سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ 2022 میں کل 376 حملے ہوئے جن میں سے 57 کی ذمہ داری ٹی ٹی پی، آئی ایس کے پی اور بی ایل اے نے قبول کی۔ ان حملوں میں مجموعی طور پر 973 عام شہری جاں بحق ہوئے۔

سیکیورٹی پر طالبان کی حکومت کی کمزور گرفت، کابل میں امن وامان کی بگڑتی ہوئی صورتحال اور اپنی سرزمین سے سرحد پار دہشت گردی کو روکنے میں ناکامی نے افغان حکومت کی صلاحیت پر سوالیہ نشان کھڑے کر دیے ہیں اور پاکستانی حکومت کے لیے بھی افغانستان کی طرف سے خطرے کی گھنٹی بجا دی ہے

سماجی شعبے کے اشاریے اور پیش رفت

جائزہ

2022 میں پاکستان کو گزشتہ چھ دہائیوں میں گرم ترین مہینوں کا سامنا کرنا پڑا۔ کاربن کے اخراج میں صرف 0.8 فیصد حصہ ہونے کے باوجود، پاکستان موسمیاتی تبدیلی سے سب سے زیادہ متاثر ہونے والے علاقوں میں شامل ہے جہاں لوگ موسمیاتی تبدیلی کے اثرات سے پندرہ گنا زیادہ خطرے میں ہیں۔ سیلاب نے پاکستانی حکومت کو اپنی ناقص طرز حکمرانی اور قدرتی آفات اور امدادی کارروائیوں سے نمٹنے کے لیے مناسب منصوبہ بندی کے فقدان کی وجہ سے اپنی لپیٹ میں لے لیا۔

پاکستان میں سیلاب

نیشنل ڈیزاسٹر مینیجمنٹ اتھارٹی (این ڈی ایم اے) کے مطابق سیلاب سے جاں بحق ہونے والوں کی تعداد 1700 سے زائد رہی جبکہ 22 لاکھ گھر تباہ ہوئے یا انہیں جزوی نقصان پہنچا۔ مجموعی طور پر سیلاب سے ملک کے 81 اضلاع میں 3 کروڑ 30 لاکھ لوگ متاثر ہوئے۔

منصوبہ بندی کمیشن اور نیشنل ڈیزاسٹر مینیجمنٹ اتھارٹی (این ڈی ایم اے) کے مطابق، سیلاب کے باعث اسکولوں کو پہنچنے والے نقصان کی وجہ سے تقریباً 3 لاکھ بچے کم از کم ایک سہ ماہی سکول

جانے سے محروم رہیں گے۔ وفاقی وزیر منصوبہ بندی احسن اقبال نے صحافیوں کو بتایا کہ سیلاب سے ہونے والی وسیع تر تباہی کے باعث بحالی اور امدادی کام کم از کم دو سال تک جاری رہے گا. اقوام متحدہ کے عالمی ادارہ ہنگامی امداد برائے اطفال (یونیسیف) کے مطابق ملک میں شدید سیلاب کے باعث 27 ہزار سکول تباہ ہونے سے 20 لاکھ سے زائد طلبا کا تعلیمی سلسہ متاثر ہوا۔

سیلاب کے بحران کا اثر خواتین پر زیادہ سخت ہوا ہے۔ اقوام متحدہ کے تازہ ترین اندازوں کے مطابق سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں 6 لاکھ 50 ہزار خواتین کو زچگی کی خدمات کی ضرورت ہے۔ سیلاب کے بعد بچوں میں غذائی قلت کے مسئلے میں بھی شدید اضافہ ہوا ہے۔ سندھ اور بلوچستان میں 9 میں سے ایک سے زیادہ بچے شدید غذائی قلت کا شکار ہیں

سیلاب کے بحران

650,000	27,000	2 لاکھ	2.2 لاکھ	1700
خواتین کو زچگی کی خدمات میں مسائل	متاثرہ سکول	تعلیمی سلسلے سے متاثر کردہ طلبا	متاثرہ گھر	جاں بحق

طوفانی سیلاب کے باعث ملک کی زراعت اور سماجی اقتصادی شعبے کو پہنچنے والے شدید نقصان کے بعد پاکستان نے موسمیاتی انصاف کا مطالبہ کیا ہے۔ 2022 میں ہونے والی سی اوپی 27 کے شریک صدر پاکستان کے وزیر اعظم شہاز شریف تھے۔ وزیر اعظم شہباز شریف نے موسمیاتی تبدیلیوں کے نتیجے میں آنے والے حالیہ سیلاب کو شنگھائی تعاون تنظیم کے سربراہی اجلاس اور اقوامِ متحدہ کی جنرل اسمبلی کے 77 ویں اجلاس میں بھی مؤثر طریقے سے اجاگر کیا۔ پاکستان نے 77 گروپ کی سربراہی کی اور شرم الشیخ، مصر میں ہونے والی سی او پی 27 کانفرنس میں فنڈ کے قیام میں کامیابی حاصل کی۔ پاکستان کی تجویز کو کانفرنس کے ایجنڈے میں شامل کیا گیا اور اس پر اتفاق رائے کے لیے زور دیا گیا۔ یہ فنڈ ماحولیاتی تبدیلیوں کے نتیجے میں آنے والی آفات سے ہونے والے نقصانات کے ازالے میں مدد کرے گا۔ پاکستان کو بھی ان سات ممالک کی صف میں شامل کیا گیا جو موسمیاتی خطرات کی فنڈنگ کے لیے گلوبل شیلڈ حاصل کرنے کے اہل ہیں۔ فنڈ کے قیام کا مقصد طے شدہ یا ہنگامی حالات میں متاثرہ افراد کو ہنگامی امداد فراہم کرنا ہے۔

انسانی حقوق

جائزہ

2022 پاکستان میں انسانی حقوق کے لحاظ سے ملا جلا سال رہا۔ ملک میں بنیادی انسانی حقوق کا تحفظ آئینی شرط ہے تاہم ان حقوق کو اکثر عملی طور پر برقرار نہیں رکھا جاتا۔ سال 2022 میں خواتین، مذہبی اقلیتوں اور نچلے سماجی معاشی طبقے سے تعلق رکھنے والے شہریوں کے ساتھ امتیازی سلوک کے واقعات سامنے آئے اور حکومت کو ان مسائل سے نمٹنے کے لیے خاطر خواہ اقدامات نہ کرنے پر تنقید کا نشانہ بنایا گیا۔

اقلیتوں کے حقوق

اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ کے لیے وزیر اعظم شہباز شریف نے جون میں ایک ٹاسک فورس کی تشکیل کا حکم دیا۔ وزیر اعظم نے کہا کہ ”ہمارے غیر مسلم شہری ہمارے قومی تانے بانے کا حصہ ہیں“۔ یہ ٹاسک فورس اقلیتوں کے حقوق کے حوالے سے اٹھائے گئے اقدامات کی نگرانی کرے گی اور سہ ماہی رپورٹ وزیر اعظم کو پیش کرے گی۔ یہ پیش رفت اقلیتوں کے خلاف بڑھتے ہوئے تشدد بالخصوص مئی میں پشاور میں سکھوں کے قتل اور سندھ میں اقلیتوں کو زبردستی مذہب کی تبدیلی پر مجبور کرنے کے تناظر میں سامنے آئی۔

خواجہ سراؤں کو معاشرے کا حصہ بنانا

جب ڈھانچہ جاتی اصلاحات فطرت کے لحاظ سے خارج اور سماجی امتیاز پر مبنی ہوتی ہیں تو معاشرے کی اقلیتیں مزید پسماندگی کا شکار ہوجاتی ہیں۔ خواجہ سرا کمیونٹی طویل عرصے سے انسانی زندگی کے تقریباً ہر پہلو میں سماجی امتیاز کا سب سے بڑا نشانہ رہی ہے۔ پاکستان کی پارلیمان نے 2022 میں خواجہ سراؤں کے حقوق کے تحفظ سے متعلق 2018 کے بل پر نظر ثانی کرکے ترمیمی بل منظور کرلیا۔

پاکستان کی پارلیمان نے 2022 میں خواجہ سراؤں کے حقوق کے تحفظ سے متعلق 2018 کے بل پر نظر ثانی کر کے ترمیمی بل منظور کر لیا۔

بل کا مقصد تعلیم، کام کی جگہوں، نقل و حمل کے ذرائع اور صحت کی دیکھ بھال میں ٹرانس جینڈر کمیونٹی کے خلاف صنفی امتیاز کی حوصلہ شکنی کرنا ہے تاہم ملک کی زیادہ تر مذہبی اشرافیہ نے اس بل کی مذمت اور مخالفت کی جس میں متاثرہ کمیونٹی کو بنیادی انسانی حقوق کی ضمانت دی گئی تھی۔

خواتین کے خلاف تشدد

نیشنل پولیس بیورو کے تازہ ترین اعداد و شمار کے مطابق گزشتہ تین سالوں میں خواتین کے خلاف تشدد کے 63 ہزار سے زائد مقدمات درج کیے گئے جن میں 11 ہزار خواتین کی عصمت دری کے واقعات کی چونکا دینے والی تعداد بھی شامل ہے۔ سماٹی وی کے تحقیقاتی یونٹ (ایس آئی یو) کی طرف سے کیا گیا ایک سروے خواتین کے خلاف ہونے والے جرائم اور مرتکب افراد کو سزا کی شرح میں غیر معمولی فرق دکھاتا ہے پنجاب کی وزارت داخلہ اور انسانی حقوق کی وزارت کی طرف سے جمع کیے گئے اعداد و شمار پر مبنی یہ سروے بتاتا ہے کہ پاکستان میں ہر دو گھنٹے میں ایک عورت کے ساتھ جنسی زیادتی کی جاتی ہے اور سزا کی شرح صرف 0.2 فیصد ہے۔ سروے کرنے والوں کو یقین ہے کہ مقدمات کی یہ تعداد آٹے میں نمک کے برابر ہو سکتی ہے کیونکہ سماجی بدنامی اور بدلے کے خوف کی وجہ سے زیادہ تر مقدمات درج بھی نہیں کروائے جاتے۔

17 جولائی کو ایک حیران کن واقعہ میں ڈیرہ غازی خان کے ہوٹل میں ٹریول گائیڈ نے ایک امریکی وی لاگر کو اجتماعی جنسی زیادتی کا نشانہ بنایا۔ اس واقعے نے غیر ملکی شہریوں بالخصوص خواتین کے لیے ایک محفوظ ملک کے طور پر پاکستان کی شناخت کو متاثر کیا۔

اگست 2022 میں، ایک چونکا دینے والے واقعے میں فیصل آباد کی میڈیکل کی ایک طالبہ کو شادی سے انکار پر اغوا کر کے جنسی طور پر ہراساں کیا گیا اور اس کی ویڈیو بنائی گئی۔ اگرچہ اس واقعہ میں ملوث ملزمان گرفتار ہوئے اور قومی اسمبلی کی قائمہ کمیٹی نے بھی اس کا نوٹس لیا تاہم اس واقعہ کا شکار بننے والی لڑکی ابھی تک انصاف کی منتظر ہے۔

آزادی اظہار رائے اور ذرائع ابلاغ

پاکستان کے آئین کا آرٹیکل 19 شہریوں کو اظہار رائے کا حق دیتا ہے۔ تاہم پاکستان میں انسانی حقوق کے حوالے سے صورتحال ابتر ہے۔ حکومت نے آزادی اظہار کو روکنے اور ملک میں اختلافی آوازوں کو دبانے کے لیے شدید نوعیت کے اقدامات کیے ہیں۔ 9 اگست کو، پاکستان کے ایک نیوز کے ٹی وی چینل اے آر وائی نیوز کو حکومت پر تنقید کرنے اور مبینہ طور پر فتنہ انگیز مواد نشر کرنے پر بند کر دیا گیا۔ حکومت کی جانب سے سابق وزیراعظم عمران خان کی تقاریر براہ راست نشر کرنے پر پابندی کے بعد جب خان نے اپنی تقریر نشر کرنے کے لیے سوشل میڈیا پلیٹ فارم کا استعمال کیا تو یوٹیوب پر بھی عارضی پابندی لگا دی گئی۔ طاقت کا من مانی مظاہرہ کرتے ہوئے حکومت نے اختلاف رائے رکھنے والے متعدد صحافیوں کو حراست میں لیا اور انہیں تشدد کا نشانہ بنایا گیا۔

انسانی حقوق سے متعلق قانون سازی

خیبر پختونخوا (کے پی) اسمبلی نے بچوں کے جنسی استحصال اور چائلڈ پورنوگرافی کے لیے سخت سزا دینے کا تاریخی بل منظور کیا جس سے اس گھناؤنے جرم کے مرتکب افراد کو روکا جا سکے گا۔ ایسا بل دوسرے صوبوں بالخصوص پنجاب میں بھی نافذ ہونا چاہیے جس کے ضلع قصور میں گزشتہ چند سالوں کے دوران بچوں کے ساتھ جنسی استحصال کے کیسز بڑے پیمانے پر دیکھنے میں آئے ہیں۔

21 اکتوبر کو پاکستانی سینیٹ نے ایک تاریخی بل کسٹوڈیل ڈیتھ (روک تھام اور سزا) بل 2022 منظور کیا جس میں ملکی تاریخ میں پہلی بار زیر حراست تشدد کو جرم قرار دیا گیا ہے۔ یہ بل ایسے وقت میں منظور کیا گیا جب پاکستان تحریک انصاف کے رہنما سینیٹر اعظم سواتی کی حراست اور ان پر تشدد کے خلاف احتجاج کر رہے تھے۔ یہ بل انسانی حقوق کے تحفظ کی جانب ایک بے مثال اقدام ہے جو ملزم کو دورانِ حراست تشدد سے بچائے گا جو پاکستان کے قانون نافذ کرنے والے اداروں میں رائج ہے۔

خیبر پختونخوا (کے پی) اسمبلی نے بچوں کے جنسی استحصال اور چائلڈ پورنوگرافی کے لیے سخت سزا دینے کا تاریخی بل منظور کیا۔

سزائے موت کے قیدی کو بری کر دیا گیا/ قانونی کشمکش

18 اکتوبر کو سپریم کورٹ آف پاکستان نے شاہ رخ جتوئی اور اس کے ساتھی کو دسمبر 2012 میں ایک 20 سالہ نوجوان شاہ زیب خان کے قتل کے مقدمے سے بری کر دیا۔ اس سے قبل 2013 میں انسدادِ دہشت گردی کی ایک عدالت نے جتوئی اور اس کے ساتھی سراج تالپور کو قتل میں قصوروار ٹھہرایا اور انہیں سزائے موت سنائی۔ دس سال کی قانونی کشمکش کے بعد سرد خونی قتل کے مقدمے میں ملوث ملزمان کے بری ہونے نے ملک کے عدالتی نظام پر سنگین سوالات کھڑے کر دیے ہیں۔ اس فیصلے نے ملک بھر میں ایک ہنگامہ برپا کیا کہ آیا ملک کی اشرافیہ کو ان کے جرائم کے لیے جوابدہ ٹھہرایا جا بھی سکتا ہے یا نہیں؟۔ قانونی ماہرین کا خیال ہے کہ دہشت گردی کے الزامات میں سزا سنائے جانے کے بعد سے ان کی عمر قید کو نظر انداز کر کے اور رہائی دے کر قانونی نظام نے اپنی حدود سے تجاوز کیا ہے۔

خارجہ تعلقات

جائزہ

پاکستان کی خارجہ پالیسی مختلف عوامل سے تشکیل پاتی ہے جن میں علاقائی سیاست، اقتصادی مفادات اور سلامتی کے خدشات شامل ہیں۔ شہباز شریف کی حکومت کو ایک چیلنجنگ بین الاقوامی ماحول بالخصوص امریکہ کے ساتھ تعلقات میں سرد مہری ورثے میں ملی۔ 2022 میں پاکستان نے افغانستان اور بھارت سمیت خطے کے دیگر ممالک کے ساتھ تعلقات بہتر کرنے کی کوشش کی۔ مجموعی طور پر پاکستان کی خارجہ پالیسی کا مقصد دیگر ممالک کے ساتھ مثبت تعلقات استوار کر کے ملک کے قومی مفادات کو فروغ دینا اور اس کی خودمختاری کا تحفظ کرنا ہے۔

بھارت پاکستان تعلقات

پاکستان اور بھارت کے درمیان پیچیدہ اور غیر مستحکم تعلقات ہیں۔ دونوں ممالک کے درمیان تنازعات کی ایک طویل تاریخ ہے، جس میں تین جنگیں اور متعدد سرحدی جھڑپیں شامل ہیں۔ دونوں ممالک کے درمیان کشیدگی کی بنیادی وجہ کشمیر کا متنازعہ خطہ رہا ہے، جو 1947 میں دونوں ممالک کی آزادی کے بعد سے علاقائی تنازعہ کا شکار ہے۔ مسئلہ کشمیر کے علاوہ پانی اور دہشت گردی سمیت کشیدگی کی دیگر وجوہات بھی رہی ہیں۔

جون میں پاکستان نے مقبوضہ کشمیر میں اگلے جی ٹوینٹی سربراہی اجلاس کی میزبانی کرنے کے بھارتی منصوبے کی مذمت کی اور اس اشتعال انگیز ہندوستانی کوشش کو روکنے کے لئے گروپ میں اپنے دوست ممالک سے رابطہ کیا۔ خبروں کے مطابق دونوں ممالک کے درمیان تجارتی پابندی کے باوجود 2022 میں پاک بھارت تجارت کا حجم تقریباً دوگنا ہوگیا ۔اگست میں،پاکستان اور بھارت نے اپنی ڈائمنڈ جوبلی جوش و خروش سے منائی۔ پاکستان کے وزیراعظم شہباز شریف نے بھارت کے ساتھ مستقل طور پر پُرامن تعلقات کی اپنی خواہش کا اظہار کیا اور کہا کہ جنگ کسی مسئلے کا حل نہیں ہے۔

ستمبر میں پاکستان میں سابق بھارتی ہائی کمشنر شرت سبروال نے کہا کہ پاکستان بھارت کی خارجہ پالیسی کے ایجنڈے میں سرفہرست نہیں ہے۔ تاہم انہوں نے کہا کہ تجارت کے ذریعے باہمی اقتصادی انحصار بڑھ سکتا ہے۔ اس کے علاوہ پاکستان میں تباہ کن سیلاب پر اپنے پہلے بیان میں بھارتی وزیر اعظم نریندر مودی نے "حالات کے جلد معمول پر آنے" کی امید کا اظہار کیا۔ بعض اطلاعات کے مطابق دونوں ممالک میں پاکستان کے سیلاب سے متاثرہ افراد کے لیے انسانی ہمدردی کی بنیاد پر امداد کی فراہمی کے امکانات پر بھی بات چیت ہوئی۔

بلاشبہ کرکٹ ڈپلومیسی 1980 کی دہائی کے اواخر سے پاکستان اور بھارت کے درمیان تعلقات کی بحالی کا ایک اہم جزو رہی ہے۔ دونوں ممالک کے شائقین کھیلوں کے میدانوں میں دنیا میں سب سے زیادہ رقابت رکھتے ہیں۔ تاہم اکتوبر 2022 میں کرکٹ ڈپلومیسی کو بورڈ آف کنٹرول فار کرکٹ ان انڈیا (بی سی سی آئی) کے سکریٹری جے شاہ کے ایک حالیہ بیان سے نقصان پہنچا جس میں انہوں نے اعلان کیا کہ بھارت ایشیا کپ 2023 کے لیے پاکستان کا دورہ نہیں کرے گا۔ بھارتی کرکٹ بورڈ کے صدر نے کہا کہ دورہ پاکستان کا فیصلہ بھارتی حکومت کا اختیار ہے۔

روایتی سیکورٹی کے تناظر میں بھارتی وزیر اعظم مودی نے پاکستانی سرحد کے قریب ایک ائیر بیس پر کام کے آغاز کا افتتاح کیا اور کہا کہ "یہ ملکی سلامتی کے لیے ایک موثر مرکز کے طور پر ابھرے گا"۔ اگلے سال 2024 میں "ڈیسا ایئر بیس" کے آپریشنل ہونے کی توقع کے بعد پاکستان میں دفاعی ماہرین نے پاکستانی فضائیہ پر زور دیا کہ وہ اس شعبے میں اپنے فضائی اثاثوں کو بڑھائے۔

فنانشل ایکشن ٹاسک فورس کے مکمل اجلاس سے پہلے، جس میں پاکستان کو ایف اے ٹی ایف کی گرے لسٹ سے کامیابی کے ساتھ نکال دیا گیا، پاکستان کے دفتر خارجہ نے بھارتی میڈیا کی پاکستان کے خلاف "بدنیتی" پر مبنی مہم کو واضح طور پر مسترد کر دیا

نئے تعینات ہونے والے آرمی چیف جنرل عاصم منیر نے اپنا پہلا دورہ پاکستانی سائیڈ پر لائن آف کنٹرول کا کیا۔ اپنے دورے کے دوران پاک فوج کے سربراہ نے واضح کیا کہ پاکستان کی مسلح افواج پڑوسی ملک بھارت کی جانب سے جنگ مسلط ہونے کی صورت میں بھرپور دفاع کرنا جانتی ہیں۔ دونوں جنوبی ایشیائی ممالک اب تک تین میں سے دو جنگیں متنازعہ خطے کشمیر کے مسئلے پر لڑ چکے ہیں۔ اپنے جرمن ہم منصب کے ساتھ پریس کانفرنس کرتے ہوئے بھارتی وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے کہا کہ دہلی اُس وقت تک پاکستان کے ساتھ بات چیت نہیں کر سکتا جب تک سرحد پار سے دہشت گردی کا مسئلہ حل نہیں ہوتا۔

پاک چین تعلقات

چین اور پاکستان کے مابین اقتصادی راہ داری پر مشترکہ کوارڈینیشن کمیٹی (جے سی سی) کا 11 واں اجلاس ہوا۔ اجلاس کے ایجنڈے میں 3144 میگاواٹ کے بجلی کے منصوبے، منصوبے میں تیسرے فریق کی شراکت داری اور سی پیک کو افغانستان تک توسیع دینا شامل تھا۔

جولائی میں چین اور پاکستان کی بحریہ نے شنگھائی کے ساحل پر "سی گارڈینز 2" نامی مشترکہ بحری مشقوں سے سیکیورٹی پر باہمی تعاون جاری رکھا۔ چینی وزارت دفاع کے ترجمان وو کیان کے مطابق مشترکہ مشقوں نے دونوں ممالک اور دونوں فوجوں کے درمیان روایتی دوستی کو مضبوط کیا تائیوان میں کشیدگی کے تناظر میں امریکی ایوان نمائندگان کی اسپیکر نینسی پیلوسی کے تائیوان کے دورے کے موقع پر اسلام آباد نے بیجنگ کے موقف کی حمایت کا اعادہ کیا۔ اپنے ایک بیان میں پاکستان کے وزیر اعظم شہباز شریف نے چین اور امریکہ کے درمیان سرد جنگ میں خلیج کو ختم کرنے کے لیے اسلام آباد کی جانب سے مثبت کردار ادا کرنے کی خواہش کا اشارہ دیا، ہے جس سے دونوں ممالک کی پاکستان میں پاک چین اقتصادی راہ داری پر کام کی رفتار کو تیز کرنے کے لیے وزیر اعظم شہباز شریف نے بدنامِ زمانہ سی پیک اتھارٹی ختم کرنے کا اعلان کیا۔ یہ فیصلہ چین کی منظوری کے بعد کیا گیا جس نے اس متنازعہ اتھارٹی کے خاتمے کی منظوری دی۔ بحریہ ستمبر میں چین اور پاکستان کے درمیان تعاون پر بات چیت زیادہ تر روایتی اور غیر روایتی سیکیورٹی پر مرکوز رہی۔ پاکستان کو "جے 10 سی" لڑاکا طیاروں کی دوسری کھیپ چین سے موصول ہوگئی۔ پاک فوج کے شعبہ تعلقاتِ عامہ (آئی ایس پی آر) کے مطابق چین نے پاک چین اقتصادی راہ داری کے لیے "محفوظ ماحول" فراہم کرنے پر پاک فوج کا شکریہ ادا کیا ہے کی سمندری سلامتی کے خطرات سے مشترکہ طور پر نمٹنے کی صلاحیت میں اضافہ ہوا"

صحت، زراعت اور سائنس و ٹیکنالوجی سمیت مختلف شعبوں میں دو طرفہ سرمایہ کاری اور تعاون کو بہتر بنانا ہے۔ 24 اکتوبر کو مشترکہ ورکنگ گروپ کے تیسرے اجلاس میں دونوں ممالک نے سی پیک کے دوسرے مرحلے کے آغاز کا بھی فیصلہ کیا۔

16 ستمبر کو وزیراعظم شہباز شریف اور چینی صدر شی جن پنگ کے مابین سمرقند، ازبکستان میں 22 ویں شنگھائی تعاون تنظیم اجلاس کے موقع پر ملاقات ہوئی۔ ملاقات میں صدر شی نے وزیراعظم شہباز شریف پر زور دیا کہ وہ پاکستان میں مختلف منصوبوں پر کام کرنے والے چینی شہریوں کو "ٹھوس تحفظ' فراہم کریں۔ غیر روایتی سیکیورٹی تعلقات کے تناظر میں دونوں ممالک موسمیاتی تبدیلی کے معاملے پر مشترکہ موقف رکھتے ہیں۔ وہ اپنے مشترکہ مقاصد کو آگے بڑھانے کے لیے دو طرفہ اور کثیر الجہتی دونوں سطحوں پر قریبی تعاون کی خواہش رکھتے ہیں۔ وزیر اعظم شہباز شریف نے یکم نومبر کو چینی وزیر اعظم کی دعوت پر چین کا دورہ کیا۔ چین کے "بیلٹ اینڈ روڈ انیشیٹو" کے تحت پاکستان اور چین نے پاک چین اقتصادی راہ داری میں تین نئے منصوبے شروع کرنے کا فیصلہ کیا۔

اس اربوں ڈالر کے منصوبے کا مقصد صحت، زراعت اور سائنس و ٹیکنالوجی سمیت مختلف شعبوں میں دو طرفہ سرمایہ کاری اور تعاون کو بہتر بنانا ہے۔ 24 اکتوبر کو مشترکہ ورکنگ گروپ کے تیسرے اجلاس میں دونوں ممالک نے سی پیک کے دوسرے مرحلے کے آغاز کا بھی فیصلہ کیا۔

چین نے یقین دہانی کروائی ہے کہ وہ جاری جغرافیائی سیاسی اور اقتصادی چیلنجز کے تناظر میں پاکستان کی مدد جاری رکھے گا۔ دونوں ممالک کے وزرائے خارجہ کے مابین ایک ملاقات میں چینی وزیر خارجہ نے اپنے پاکستانی ہم منصب کو یقین دلایا کہ چین پاکستان کے "جائز قانونی عزائم، حقوق اور مفادات" کی حمایت کرتا ہے۔ اقتصادی سفارت کاری کے تناظر میں پاکستان اور چین اقتصادی راہداری (سی پیک) پر کام کی رفتار کو تیز کریں گے۔ فریقین نے علاقائی روابط کی جانب ایک اہم کوشش کے طور پر سی پیک کو افغانستان تک توسیع دینے کے ارادے کا بھی اظہار کیا ہے۔ ایک چینی اہلکار کے مطابق سی پیک کی وجہ سے گزشتہ 9 سالوں میں لوگوں کو ایک لاکھ 90 ہزار نئی ملازمتیں ملیں۔

چین اور امریکہ کے درمیان بڑھتی ہوئی دشمنی کے تناظر میں پینٹاگان نے ایک رپورٹ جاری کی جس کا عنوان "چین کی فوجی طاقت 2022" ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ چین اپنی فوجی طاقت کے اظہار کے لیے پاکستان پر انحصار کرتا ہے کیونکہ پاکستان چین کا کلیدی اتحادی ہے۔ رپورٹ میں پاکستان کو چین کا واحد سٹریٹیجک اتحادی بھی قرار دیا گیا۔

پاک افغان تعلقات

پاکستان کے ممتاز مذہبی رہنماؤں نے افغان طالبان کی دعوت پر افغانستان کا دورہ کیا جس کا مقصد تحریک طالبان پاکستان (ٹی ٹی پی) کے ساتھ کئی معاملات پر بات چیت کرنا تھا۔ تاہم پاکستان کی طرف سے تحریک طالبان کے مطالبوں کو تسلیم کرنے سے انکار کی وجہ سے اس معاملے پر مزید کوئی پیش رفت نہیں ہوئی۔

شنگھائی تعاون تنظیم کے سربراہان مملکت سے خطاب کرتے ہوئے وزیراعظم شہباز شریف نے کہا کہ "اس وقت افغانستان کو نظر انداز کرنا بہت بڑی غلطی ہو گی"۔ امریکی نمائندہ خصوصی برائے افغانستان تھامس ویسٹ سے ملاقات میں وزیر خارجہ بلاول بھٹو زرداری نے بھی اس بات کا اعادہ کیا کہ علاقائی سلامتی کے لیے ایک پرامن، خوشحال اور مستحکم افغانستان کا قیام اسلام آباد کی اولین ترجیح ہے۔ دریں اثنا، افغان وزیر دفاع، محمد یعقوب مجاہد نے الزام عائد کیا کہ پاکستان امریکی ڈرونز کو فضائی حدود فراہم کر رہا ہے جنہوں نے جولائی 2022 میں افغانستان میں داخل ہو کر القاعدہ کے رہنما ایمن الظواہری کو ہلاک کر دیا تھا۔ پاکستان کے دفتر خارجہ نے ان الزامات کو انتہائی افسوسناک قرار دیتے ہوئے مسترد کر دیا اور اپنے اس کا عزم کا اعادہ کیا کہ پاکستان تمام ممالک کی خود مختاری اور علاقائی سالمیت کا احترام کرتا ہے اور دہشت گردی کو "اس کی تمام شکلوں" میں مسترد کرتا ہے۔

> طالبان کے دور حکومت میں خواتین کے حقوق کے حوالے سے پاکستان کے خدشات کے پیش نظر یہ بھی اہم ہے کہ افغانستان کا دورہ کرنے والے وفد کی سربراہی ایک خاتون کر رہی تھیں۔

2021 سے اب تک کسی ایک ملک نے بھی امارت اسلامیہ افغانستان کو تسلیم نہیں کیا تاہم مختلف ممالک نے سفارتی بات چیت اور انسانی امداد کے ذریعے دوطرفہ تعلقات برقرار رکھے ہیں۔ 29 نومبر کو ٹی ٹی پی کی جانب سے جنگ بندی ختم کرنے کے اعلان کے بعد وزیر مملکت حنا ربانی کھر نے کابل کا ایک روزہ دورہ کیا تاکہ عبوری افغان حکومت کے ساتھ بات چیت کی جا سکے۔ اپریل میں نئی حکومت کے قیام کے بعد یہ پہلا موقع ہے کہ جب کسی سینئر پاکستانی عہدیدار نے کابل کا دورہ کیا ہے۔ طالبان کے دور حکومت میں خواتین کے حقوق کے حوالے سے پاکستان کے خدشات کے پیش نظر یہ بھی اہم ہے کہ افغانستان کا دورہ کرنے والے وفد کی سربراہی ایک خاتون کر رہی تھیں۔

13 نومبر کو چمن سرحد پر افغان سرحد کے پار سے آنے والے کچھ نامعلوم افراد کے مسلح حملے میں فرنٹیئر کور کا ایک سپاہی جاں بحق اور دو زخمی ہوگئے۔ حملے کے بعد دوستی گیٹ پر تمام تجارتی سرگرمیاں روک دی گئیں۔ تاہم بعد میں پاکستانی حکام نے مشروط طور پر گیٹ دوبارہ کھول دیا۔

پاک امریکہ تعلقات

ایک امریکی عہدیدار نے عمران خان کے ان کی حکومت کے خاتمے کی سازش کے الزام کو انتہائی پریشان کن قرار دیا۔ تاہم امریکی عہدیدار نے پاکستان کے ساتھ مضبوط تعلقات کو بامعنی شراکت داری قرار دیا۔ پاکستان کے وزیر برائے منصوبہ بندی، ترقی اور خصوصی اقدامات احسن اقبال نے کہا کہ اب اقتصادی اور ترقیاتی شعبوں میں پاک امریکہ تعلقات کی بحالی کا وقت آگیا ہے۔

روایتی امریکی طریقہ کار کے برعکس پاکستان میں تعینات امریکی سفیر نے نہ صرف پاکستان کے زیر انتظام کشمیر کا دورہ کیا بلکہ اس خطے کو آزاد جموں و کشمیر کا نام بھی دیا جس پر انہیں بھارت کی طرف سے شدید رد عمل کا سامنا کرنا پڑا۔ تاہم اسلام آباد میں امریکی سفارت خانے نے اپنے بیان میں وضاحت کی کہ دورے کا مقصد پاک امریکہ تجارت اور عوامی سفارت کاری کو مضبوط بنانا تھا۔ ہندوستان اور پاکستان کے ساتھ تعلقات کے تناظر میں امریکی محکمہ کے پرنسپل نائب ویدانت پٹیل نے تسلیم کیا کہ پاکستان اہم علاقائی اتحادی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ پاکستان کی ملکی سیاست سے دوطرفہ تعلقات پر کوئی اثر نہیں پڑتا اور ان میں کوئی تبدیلی نہیں آئے گی۔

ڈیموکریٹک کانگریس کی مہم کمیٹی سے خطاب کرتے ہوئے صدر جو بائیڈن نے پاکستان کے جوہری ہتھیاروں کے بارے غیر ضروری ریمارکس دیے۔ بائیڈن نے پاکستان کو "دنیا کی خطرناک قوموں میں سے ایک" قرار دیا اور کہا کہ اس کا جوہری ہتھیاروں کا پروگرام "ہم آہنگی کے بغیر" ہے۔ وزیر اعظم شہباز شریف اور سابق وزیر اعظم عمران خان نے بالترتیب بیان کو "حقائق کے برعکس" اور "غیر ضروری" قرار دے کر مسترد کر دیا۔ پاکستان کی جانب سے سخت رد عمل کے بعد وزارت خارجہ نے امریکی سفیر ڈونالڈ بلوم کو طلب کیا اور احتجاجی مراسلہ ان کے حوالے کیا کہ بائیڈن اپنے 'غیر ذمہ دارانہ' بیان کی وضاحت کریں۔ وزیر خارجہ بلاول بھٹو نے کہا کہ ایسے بیانات پاکستان اور امریکہ کے درمیان روابط میں کمی کی وجہ سے غلط فہمیوں کا نتیجہ ہیں۔ پاکستان کی جانب سے فوری اور سخت رد عمل کے بعد، امریکی محکمہ خارجہ نے بائیڈن کے ریمارکس پر پیچھے ہٹتے ہوئے کہا کہ "واشنگٹن کو اعتماد ہے کہ پاکستان اپنے ایٹمی ہتھیاروں کو محفوظ بنانے کی صلاحیت رکھتا ہے"

accountabilitylab
PAKISTAN

www.integrityicon.pk

www.accountabilitylab.org

/integrityiconpk/

/accountabilitylabpk/